رسول اللہ
میرا سب کچھ
گنبدِ خضریٰ
کل بھی تھا اور آج بھی ہے
شیخ القرآن والحدیث رئیس المصنفین
حضرت مفتی فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ
www.BooksLibrary.net

میرا سب کچھ گنبد خضریٰ کل بھی تھا اور آج بھی ھے

قرآن مجید میں اللہ رب العزت کا فیصلہ ہے کہ یہود و ہنود کبھی بھی کسی صورت میں اہل ایمان کے خیر خواہ نہیں ہو سکتے وہ خبیث اپنی خبث باطنی کا اظہار گاہے گاہے کرتے رہتے ہیں گذشتہ چند سالوں میں تو یہود و ہنود اور غیر مسلم باطل قوتوں نے گستا خانہ خاکے اور پھر قرآن پاک کی کھلے عام توہین اور پھر گستاخانہ فلم بنا کر اہل ایمان کے قلوب پر خوب نمک پاشی کی دنیا بھر میں ان لعنتوں کے خلاف عملاً قولاً فعلاً احتجاج کا سلسلہ جاری ہے امریکہ میں عیسائی پادری خبیث نے یہ فلم بنائی امریکہ کو اپنے سپر پاور ہونے کا غرور ہے مگر اللہ رب العزت کا کرنا دیکھیں کہ امریکہ کے ٹوٹنے کی خبریں گردش کر رہی ہیں اور ضرور بالضرور بہت جلد دنیا کے نقشے میں امریکہ ٹکڑے ٹکڑے ہوتا دیکھائی دے گا۔

یہ تو تھی یہود و ہنود کی وہ حقیقت جو سب کے سامنے ہے ایک حقیقت ان کی در پردہ ہے کہ لباس خضر میں وہ اپنے گماشتے کے ذریعے دنیا کے مختلف اسلامی ممالک پر قابض ہیں چہرے مہرے سے وہ مسلمان لگتے ہیں لیکن بقول حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم "کلابھم فی ثیاب" انسانی لباس میں درندوں سے بھی ابتر کی عملی تفسیر ہیں حجاز مقدس میں ترک حکمرانوں کے خلاف سعودی نجدیوں کی جنگ کس باشعور انسان سے پوشیدہ ہے یہ تاریخی حقائق تو عیاں ہیں کہ حرمین شریفین پر قبضہ کرانے میں یہودیوں کا کتنا ہاتھ تھا نجدیوں سعودیوں نے حرمین پر قبضہ کرنے کے لئے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی نوری گلیوں کو مسلمانوں کے خون سے آلودکیا قبضہ کرتے ہی یہود و ہنود کی سازش کے مطابق صحابہ کرام و اہل بیت عظام اور اسلام کے عظیم المرتبت اور جلیل القدر اولیاء کے مزارات مقدسہ پر بلڈوزر چلا کر اہل اسلام کے قلوب پاش پاش کئے ان کے اس گھناؤنے اور مذموم اور مکروہ سیاہ کارنامہ پر عالم اسلام سراپا احتجاج ہوا ابن عبدالوہاب کے غیر اسلامی ،تعصب اور بغض وعداوت سے بھرپور فتویٰ کے مطابق عالمین میں نور پھیلاتا ہوا کروڑوں اہل ایمان کے دلوں کا چین، پیارا پیارا گنبد خضریٰ کا گرانا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے ان کے سارے سارے منصوبے خاک میں ملا دیئے اس وقت وہ اپنے ناپاک منصوبے میں کامیاب نہ ہوئے اور نہ ہی وہ ہوسکیں بلکہ قربِ قیامت میں دجال نامراد بھی (وادی جرف مدینہ منورہ کے مغربی شمالی میں آکر) گنبد شریف کو دیکھ اس کے گرانے کی نیت سے شہر مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوگا تو شہر مدینہ کی ہر شارع پر حفاظت کے لئے مامور فرشتے اس کا کوڑھا اور گندا منہ موڑ دیں گے۔

حالیہ سازش:۔ حرمین شریفین کی توسیع کی خبریں اخبارات اور ٹی وی پر سنی جارہی ہیں سعودی نجدیوں کا توسیع کی آڑ میں گنبد خضری شریف کو گرانے کی ناپاک سازش بھی شامل ہے بہت ساری ویب سائیڈز پر ان کی اس دل ہلا دینے والی سازش کی تفصیلات دیکھی جاسکتی ہے۔حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان شیخ الحدیث علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی نور اللہ مرقدہٗ نے نجدیوں سعویوں کی گنبد خضریٰ شریف کو گرانے سازش کی تفصیلات ایک رسالہ کی صورت میں تحریر فرمائی تھی اس کا خلاصہ فقیر پیش کر رہا ہے درد ِدل رکھنے والے اہل ایمان سے اپیل ہے کہ اس مضمون کا بغور خود بھی مطالعہ کریں اور احباب کو بھی پڑھائیں تا کہ دشمنانِ گنبد خضریٰ کے مذموم عزائم سے مسلمان باخبر ہوں۔ ہر صاحب ایمان کا مذہبی واخلاقی فریضہ ہے کہ وہ نجدیوں کی گنبد خضریٰ شریف کی گرانے کی ناپاک سازش کے خلاف احتجاج کرے ہم عملاً نجدیوں کو بتا دیں کہ اگر بالفرض گنبد خضریٰ کی طرف کوئی میلی آنکھ اُٹھی تو ہم نجدیوں کو وہاں سے نکالیں گے۔اُٹھو! مسلمانوں نجدیوں بتا دو کہ

میرا سب کچھ گنبد خضریٰ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی رضوی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الحمد لله وحدهٗ والصلوة والسلام وعلى من لا نبى بعد

امابعد! فقیر کو سال ۱۴۲۸ھ میں ماہ رمضان شریف میں گنبد خضراء شریف کی حاضری نصیب ہوئی۔ مدینے پاک میں لمحہ لمحہ ہزاروں نیکیاں نصیب ہوتی ہیں لیکن نجدی مولویوں اور ان کے چیلے چانٹے ہم غریبوں کو چین سے عبادت کرنے نہیں دیتے بلکہ اُلٹا عملی، ذہنی اذیتوں سے ہمیں تنگ کرتے ہیں۔ اس سال یہ حادثہ پیش آیا کہ نجدی مولویوں نے ایک کتاب چھاپ کر عام شائع کی اور تا حال ان کی یہ شرارت جاری ہے جس میں دیگر گستاخیوں کے علاوہ سعودی حکومت کو اپیل کی کہ گنبد خضرا کو زمین بوس کیا جائے (گرادیا جائے) (معاذ اللہ) اس کتاب کو پڑھنے پر میرے جیسوں کا جگر پاش پاش تو ہونا تھا لیکن اس کا علاج ہمارے یہاں کیا؟ فقیر نے اپنے آقا ﷺ کی غلامی کا اظہار قلم کے ذریعے پیش کردیا۔ (یہ مضمون کتابی صورت میں بزم فیضان اویسیہ کراچی نے شائع کیا۔ ادارہ)

تاریخِ گنبدِ خضراء

جہاں تاجدار کونین رحمۃ للعالمین ہمارے حضور نبی پاک ﷺ آرام فرما ہیں اس عمارت کو گنبد خضراء سے یاد کیا جاتا ہے یہی وہ حجرہ مقدسہ ہے جہاں آپ ﷺ نے مدنی زندگی بسر فرمائی اور اسے مسجد نبوی کی تعمیر کے وقت آپ نے خود تیار فرمایا تھا۔

فائدہ:۔ اس معنی پر گویا مزار کے گرد تعمیر (قبہ جات ومزارات) کی ابتدا خود بانی اسلام ﷺ نے فرمائی۔

دورِ صحابہ کرام اورمزارت مقدسہ

حضور اکرم ﷺ کے ظاہری وصال کے بعد حضرت سیدہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس حجرۂ پاک میں رہا کرتی تھیں۔ سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں تقاضۂ ادب اور ضرورت کے تحت حجرۂ مبارک کے دو حصے کردیئے تاکہ بی بی صاحبہ ایک حصہ میں اور مزارات مقدسہ دوسرے حصہ میں ہوں تاکہ عقیدت مند قبر انور کی زیارت آسانی سے کرسکیں۔ ابن سعد کی روایت ہے کہ عمرو بن دینار اور عبداللہ بن یزید کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے ظاہری عہد طیبہ میں کاشانۂ نبوی کے گرد کوئی چاردیواری نہ تھی۔ سب سے پہلے یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے چاردیواری تعمیر کرائی۔ (وفاالوفاء)

فـــائـدہ:۔ مزاراتِ محبوبانِ خدا کی تعمیر کے جواز کی توثیق مع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ہوئی اس معنی پر مزارات پر قبہ جات وتعمیرات کا جواز اجماعی ہوگیا۔

حجرہ مبارک کی حفاظت ا ورخلفاء راشدین

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عروہ ابن سعد سے انہوں نے نوبل بن سعید بن مغیّرہ ہاشمی سے اور علامہ سمہودی نے محمد بن عقیل سے روایت کی ہے کہ شب کے آخری حصے میں روضہ اقدس کی حاضری دینا اور تہجد پڑھنا میرا معمول تھا ایک رات میں حسب معمول گھر سے نکلا جب روضۂ اقدس کے قریب پہنچا تو میرے ہوش اُڑ گئے بارش کی وجہ سے روضۂ اقدس کی دیوار گری ہوئی تھی اور قبر انور نظر آرہی تھی کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی آرہا ہے غور سے دیکھا تو حضرت عمر بن العزیز (عمر ثانی) رضی اللہ عنہ آتے دکھائی دیئے اور جب انہوں نے قبر انور کو ظاہر دیکھا

تو خوف واضطراب سے اتنا روئے کہ کبھی بھی اس طرح زاروقطار روتے نہیں دیکھے گئے۔صبح تک محبوبِ حقیقی کے پہلو میں بیٹھے رہے سورج طلوع ہوتے ہی مدینے کے مشہور اور سعادت مند معمار حضرت دردان کو بلایا وہ بھی یہ منظر دیکھ کر آبدیدہ ہوگئے اور آلاتِ تعمیر لے کر آگئے۔حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے بی بی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہما کے غلام ابوحفصہ کو حکم دیا انہوں نے دوسروں کے ساتھ مل کر دیوار بنائی اس کے بعد اندر کی صفائی کا مرحلہ آیا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قبرِ انور کو صاف کرنے کی جو خدمت ملازم انجام دے رہا ہے اگر یہ میرے حصے میں آتی تو ساری دنیا سے زیادہ مجھے محبوب ہوتی۔(عمدۃ القاری، وفا الوفاء)

ان روایات سے یہ حقیقت واضح ہوجاتی ہے کہ مسجد نبوی اور روضۂ اقدس کی حفاظت، تزئین وآرسائش اور قبر انور کی حرمت کے تحفظ کے لئے سب سے پہلے خلفائے راشدین میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز (جن کا شمار پانچویں خلیفہ راشد کے طور پر خلفائے راشدین میں کیا جاتا ہے) نے اقدامات کئے۔اس سے معلوم ہوا کہ قبہ جات کی تعمیرات اور مزارات کا بدعت کہنا انتہائی بدبختی ہے۔

عباسی خلفاء اورمزارت مقدسہ کی تعمیر

☆ خلیفہ ہارون الرشید کی والدہ خیزران ۱۷۰ھ میں مدینہ طیبہ میں وارد ہوئیں انہیں مسجد نبوی اور روضۂ انور سے بڑی عقیدت تھی۔

☆ اسی طرح عباسی خلیفہ المتوکل نے ۲۳۳ھ میں روضۂ اقدس کے گرد سنگ مرمر کا فرش بچھانے کا خاص اہتمام کیا چنانچہ اس نے مشہور ماہر فن اسحاق کو مدینہ طیبہ اور مکۃ المکرّمہ کی تعمیرات کا نگرانِ اعلیٰ مقرر کیا اور حکم دیا کہ حجرۂ پاک میں سنگ مرمر بچھائے۔(وفا الوفاء)

☆ سی طرح عمدۃ القاری جلد ۸ میں ہے کہ جب متوکل حکمران ہوا تو حجرہ پاک کے ارد گرد سنگ مرمر نصب کرایا۔

☆ خلیفہ المقتضی (۵۳۰ھ۔۵۵۵ھ) نے ان تعمیرات میں مزید اضافہ کیا اور ۵۴۸ھ میں ازسرِ نو سنگ مرمر بچھوایا، صندلی وآبنوس لکڑی کی نہایت خوبصورت اور پھولدار کھڑکیاں لگائی گئیں۔ان کے وزیر جمال الدین نے اس سلسلے میں خصوصی دلچسپی کا مظاہرہ کیا اور شفاف براق (چمکدار جگمگاتا ہوا) پتھروں سے حرمِ نبوی کو سجادیا۔

☆ عباسی خلیفہ المنقضی (۵۶۶ھ۔۵۷۵ھ) نے ۵۷۰ھ میں بنفشی رنگ کے ریشمی پردے تیار کروائے اور ان کے چاروں کناروں پر چاروں خلفائے راشدین کے نامِ نامی رقم کروا کر لٹکائے۔(وفا الوفا،ص ۴۱۵)

☆ خلفائے عباسیہ کے علاوہ دوسرے مسلمان بادشاہوں اور حکام نے بھی اپنی محبت اور عقیدت ونیازمندی کا ثبوت دیا۔چنانچہ شاہانِ مصر کے وزیر حسن بن ریحانے سفید ریشمی پردے لٹکائے جن پر سرخ وزرد رنگ کی ریشم کے ساتھ نقش کاری کی گئی اور سورۃ یٰسین شریف لکھی گئی۔(عمدۃ القاری)

شاہانِ مصر کی عقیدت

مسلمان بادشاہوں کی عقیدت اور نیازمندی کا عالم یہ تھا کہ سلطان رکن الدین ببرلیس نے ۶۶۷ھ میں حج کیا جب روضۂ اقدس پر حاضری دی تو اس کے دل میں روضۂ اطہر کے ارداگرد جالی لگانے کا خیال پیدا ہوا چنانچہ اس نے اگلے سال جالی بنا کر بھجوائی جو ۶۶۸ھ میں لگائی

گئی۔(تاریخ المدینہ،تحقیق النصرۃ۔الوفا)

گنبد خضراء شریف

☆۶۷۸ھ میں قلاؤن صالحی نے تانبے کی جالیوں کے ساتھ گنبد خضریٰ بنوایا خطیرہ شریف کے اوپر مسجد کی چھت سے بلند تھا اور وفا الوفا کی تصنیف ۹۰۱ھ تک موجود تھا۔(راحت القلوب ۱۲۶)

☆سلطان قلادون کے پوتے سلطان الصالح اسماعیل نے ۷۶۰ھ میں مصر میں ایک گاؤں خریدا اور اسکی آمدنی کعبہ معظّمہ اور روضہ انور کے پردوں کے لئے وقف کردی۔(وفا الوفا)

☆مصر پر ترکی سلاطین کا قبضہ ہوجانے کے بعد سلطان سلیمان اعظم ملک الصالح کے اس وقف میں مزید سات گاؤں کا اضافہ کیا اور حسبِ معمول غلافِ کعبہ اور پردے اور منبر نبوی شریف کا غلاف مصر سے بن کر آنے لگا۔(غلافِ کعبہ کی تاریخ مرتب مودودی ۱۹)

☆سلطان الصالح بن محمد کے بعد حسن بن محمد نے ۷۶۵ھ میں گنبد پاک کی تعمیر از سرِ نو کروائی ۸۸۱ھ میں پھر اس گنبد پاک کی تعمیر شروع ہوئی جسکی تکمیل بروایت علامہ سمہودی ۸۹۲ھ اور بروایت امام محمد مہدی مطالع المسرات ۸۸۶ھ میں ہوئی۔(وفا الوفا ۴۳۷،مطالع المسرات ۱۳۸)

☆روضہ اطہر کی موجودہ صورت ۸۸۶ھ میں وجود میں آئی جواب تک قائم ہے۔

ترک سلاطین

یہ مسجد شریف جو اس وقت موجود ہے وہ مصر کے بادشاہ قاتیبائی ۸۸۸ھ میں تعمیر کرائی تھی۔(وفاء الوفاء راحت القلوب ترجمہ جذب القلوب)

☆خاندانِ قلادون کے مملوک مصر کی طرح ترکی کے سلاطین نے بھی روضۂ اطہر کی تعمیر و تزئین میں حسن اہتمام کی تمام تر دلنوازیوں کے ساتھ حصہ لیا اور گنبد کا سبز رنگ انہی کی پسند ہے جو ذوقِ نظر کے ساتھ ساتھ ان کے حسن انتخاب و حسن عقیدت کی بھی دلیل ہے اس میں شک نہیں کہ تُرکیوں نے مسجد نبوی اور روضۂ مبارک کی توسیع اور تزئین کے لئے نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔

☆اس کے بعد سلطان سلیمان رومی نے دسویں صدی کے وسط میں روضۂ مبارکہ میں سنگِ مرمر کا فرش لگایا۔(جذب القلوب)

☆اس سلسلے میں عثمانی خلیفہ محمود خان (۱۲۲۳ھ تا ۱۲۵۵ھ) کی محبت وارادت بہت زیادہ تھی اور ایک باوفا اور سچے مومن اور عاشق صادق کی طرح اس نے ۱۲۳۳ھ میں روضہ مبارک کی بنیاد و تعمیر میں خصوصی دلچسپی کا مظاہرہ کیا اور ذاتی طور پر حصہ لے کر گنبد خضراء پر سبز رنگ کرایا۔(تاریخ الحرمین)

فائدہ:۔ موجودہ گنبدِ خضراء اسی عاشقِ صادق تُرک بادشاہ کی یادگار ہے اور دعا ہے

گنبد خضراء سلامت تجھے خدا رکھے تا قیامت یہ گنبد سدا بہار رہے۔(آمین)

اب اعداءِ گنبد خضراء کے متعلق بھی کچھ معلومات عرض ہے۔

دشمنانِ گنبدِ خضراء کی تاریخ

اس تاریخ کے درمیانی پہلو بیان کئے جائیں تو سینکڑوں اوراق معرضِ وجود میں آئیں فقیر کی کتاب (روضۂ رسول ﷺ تاریخ کے آئینہ میں) کا مطالعہ کریں ذیل میں ہم چندان دشمنوں کا ذکر کرتے ہیں جنہیں گنبد خضراء اور روضۂ رسول ﷺ سے عداوت ہے۔

گنبد خضراء کا پہلا دشمن انگریز

یہ واقعہ ۵۵۷ھ کا ہے اس وقت حرمین شریفین پر خلیفہ ملک العادل حضرت نورالدین زنگی حکمران تھے ایک رات انہیں خواب میں حضور اکرم ﷺ کی زیارت سعادت نصیب ہوئی آپ نے دو آدمیوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ''نورالدین یہ دو آدمی ہمیں تکلیف پہنچا رہے ہیں ان کے شر کا خاتمہ کر دو۔'' سلطان نورالدین زنگی اُس وقت بیدار ہوئے وضو کیا نوافل پڑھے اور سو گئے۔ دوبارہ وہی خواب دیکھا اُٹھے وضو کیا نفل پڑھے اور سو گئے تیسری بار حضرت نورالدین نے وہی خواب دیکھا اب کی بار انہوں نے دشمنانِ رسول ﷺ کو گہری نظر سے دیکھا اور ان کی شناخت ذہن میں محفوظ کر لی اور اپنے ساتھیوں کو لے کر مدینہ طیبہ پہنچے اور حکام کو حکم دیا کہ شہر کی کل آبادی سے وہ فرداً فرداً ملاقات کرنا چاہتے ہیں اور کوئی بھی اس سے بالاتر نہ سمجھا جائے گا چنانچہ نورالدین زنگی نے مدینہ طیبہ کے ہر فرد سے ملاقات کی مگر مطلوبہ افراد دکھائی نہ دیئے۔ نورالدین نے مدینہ کے حکام سے دریافت کیا کہ کیا کوئی شخص ایسا تو نہیں رہ گیا جس نے ہم سے ملاقات نہ کی ہو جواب ملا کہ دو مغربی درویش صفت جو جُو دوسخا میں اپنی مثال آپ ہیں اپنے حجرے میں رہتے ہیں اور ذکر الٰہی میں مصروف رہتے ہیں ملاقات نہ کر سکے۔ نورالدین نے سختی سے حکم دیا کہ ان دونوں کو بھی حاضر کیا جائے۔ وہ جیسے ہی سلطان کے روبرو لائے گئے انہوں نے دونوں کو شناخت کر لیا سلطان انہیں ساتھ لے کر حجرے میں پہنچے انہیں باہر کھڑا کیا اور خود اندر چلے گئے۔ تلاشِ بسیار کے بعد قرآنِ پاک و چند کتابوں کے سوا کچھ نہ پایا۔ آخر سلطان نے فرش پر بچھی ہوئی چٹائی اُٹھوائی اور غور کیا تو ایک اینٹ اُکھڑی ہوئی نظر آئی وہ اُٹھائی گئی تو معلوم ہوا کہ اس کے نیچے ایک سُرنگ کھودی گئی ہے جس کا دوسرا سرا روضۂ اطہر کے اندر پہنچ گیا ہے دُرویش صورت اور شیطان سیرت مجرمین دھر لئے گئے۔ تحقیق پر انکشاف ہوا کہ یہ دونوں عیسائی تھے اور روضہ اطہر سے بذریعہ سُرنگ سرورِ کائنات ﷺ کے جسد مبارک کو نکال کر لیجانے کا منصوبہ بنا کر آئے تھے یہ دیکھ کر سلطان نورالدین زنگی کی زبان سے ایک ہی جملہ رواں ہوا کہ آقائے نامدار ﷺ نے اپنے غلام کو ایسے وقت میں یاد فرمایا.....؟ نورالدین نے ان دونوں کو قتل کرا دیا اور روضۂ مبارک کی بنیادیں اتنی کھودلیں کہ زمین سے پانی نکل آیا پھر سیسہ اور دوسری دھاتیں پگھلا کر بھر دیں۔ دورِ خطرات سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے روضۂ مبارک کو محفوظ کر لیا گیا۔ (جذب القلوب)

یہ واقعہ تاریخ مدینہ منورہ لکھی جانے والی تقریباً ہر کتاب میں موجودہ نجدی حکومت کی سرپرستی میں شائع ہونے والی کتب میں موجود ہے۔

اجسام مطہرہ کونکلانے کا پروگرام

عہدی حکومت کے چھٹے حکمران الحاکم (۳۸۶ھ) کے عہد میں کچھ شرپسند اور بے دین عناصر نے ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت حاکم سے ملاقات کی اور اسے پٹی پڑھائی کہ تم مصر میں ایک مقبرہ تعمیر کراؤ اور روضۂ اقدس کے مکینوں کے اجسامِ مطہرہ کو یہاں سے نقل کر دو اس طرح

ساری دنیا میں تمہارا شہرہ ہوجائے گا اور لوگ زیارت کو آنا شروع ہوجائیں گے۔حاکم کو یہ بات پسند آئی اس نے مصر میں مقبرہ تعمیر کرایا اس نے ایک شخص ابوالفتوح کو تیار کیا اور اس کو چند ساتھیوں کے ہمراہ ناپاک مقصد کی تکمیل کے لئے مدینہ شریف بھیجا لوگوں کو جب حقیقت کا علم ہوا تو کھلبلی مچ گئی لوگوں نے اس کو مذموم ارادے سے روک دیا ابوالفتوح نے عوام کی وارفتگی اور عقیدت کو دیکھ کر اپنا ارادہ ترک کردیا مگر ابن سعدون لکھتے ہیں کہ لوگوں نے مشتعل ہوکر اس کے تمام ساتھیوں سمیت قتل کردیا۔(وفا الوفاء،تاریخِ بغداد الدین النجار محبّ طبری کی الریاض النصرۃ)

چالیس گستاخان صحابہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم
مسجد نبوی کی زمین میں دھنس گئے

روضۂ اقدس کے خادمِ خاص حضرت شمس الدین صواب (دروازہ کے نگران) تھے ایک روز ان کے ایک دوست نے آکر بتایا کہ آج حاکمِ مدینہ کے پاس کچھ لوگ آئے تھے انہوں نے امیر کو آمادہ کرلیا ہے کہ روضۂ اقدس سے شیخین کریمین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اجسامِ مبارکہ نکال کرلے جائیں امیر نے یہ بات مان لی یہ سنتے ہی حضرت صواب غم سے نڈھال ہوگئے اتنے میں امیر آیا اور کہا کہ رات کو کچھ لوگ آئیں گے آپ روضۂ اقدس کی چابیاں ان کے حوالے کردیں اور انہیں کسی بات پر نہ روکیں۔اس حکم سے انہیں یقین ہوگیا کہ واقعی سازش تیار ہوگئی تھی۔حضرت صواب بلک بلک کر رونے لگے،تن بدن کا ہوش نہ رہا اتنے میں حرم کا دروازہ کھٹکا اُٹھے دیکھا کہ باہر کچھ لوگ اوزار اور شمعیں لئے کھڑے تھے۔دروازہ کھلتے ہی وہ تمام لوگ اندر داخل ہوگئے حضرت صواب کے دل پر چوٹ لگی انہوں نے ان بدنیت افراد کو گِنا وہ چالیس تھے ابھی وہ حجرۂ مبارک کے قریب ہی نہ پہنچنے پائے تھے کہ زمین پھٹی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ بدکردار اور ناپاک اس میں غرق ہوگئے اور ان کا نام ونشان باقی نہ رہا۔

یہ افراد جس جگہ غرق ہوئے آج بھی مسجد نبوی میں وہ ''عبرت کا نشان'' بنا ہوئی ہے۔

نجدی وھابیوں کے مظالم پر ایک نظر

تاریخ کی طرف آئیں اور دیکھئے کہ نجدی وہابیوں نے حرمین شریفین پر قبضہ جما کر اس قدر بھیانک انداز میں مقاماتِ مقدسہ،مزارات مبارکہ،کعبۂ شریف،کربلا معلیٰ،طائف اور جنت البقیع کے مزارات وحجرات کو تباہ وبرباد کیا ان واقعات کی مختصر سی جھلک ملاحظہ فرمائیے

☆ علامہ السید شریف نے تاریخِ وہابیہ (صدق النجر) میں تحریر کیا ہے کہ سعود نے ایک نیا دین گھڑا اور اہلِ اسلام کو بے دین بدعتی اور مشرک ٹھہرایا۔

☆ ۱۲۱۶ھ میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے مشہدِ مبارک پر حملہ کیا بچوں اور مردوں کو بے دریغ قتل کیا اور بے اندازہ دولت لوٹی اور روضۂ اقدس کی عمارت کو خراب اور منہدم کیا۔

☆ حسنی بی اے سوانح ابنِ مسعود کے صفحہ ۴۸ پر لکھا ہے کہ ۱۲۱۷ھ میں مکہ مکرمہ پر چڑھائی کی اور بہت سے مقاماتِ مقدسہ کو تباہ وبرباد کیا اور پھر مدینہ طیّبہ میں وہی تاریخ دُہرائی جو وہ طائف اور مکہ مکرمہ میں اور کربلا معلیٰ میں دہرا چکے تھے۔اس نے جنت البقیع کی قبور کو مسمار کیا

،گنبد گرادیئے،مزارات کی بے حرمتی کی اورتمام آثار وتبرّ کات مٹادیئے،حجرۂ شریف سے تمام زروجواہرلوٹ لئے اورقالین اُٹھوا کر اپنے شہردرعیہ لے گیااس سلسلہ کو''الحرام''میں اس طرح تحریر کیا گیا ہے کہ ۱۲۱۱ھ میں انہوں نے حجرۂ مطہرہ کے اموال وجواہرلوٹے مکۂ مکرمہ جہاں خون ریزی کی اجازت نہیں جوں بھی مارے تو کفارہ دینا پڑتا ہے مگروہابیوں نے وہاں بھی خون کی ندیاں بہائیں اور ۱۵اکتوبر ۱۹۲۴ء کو مکہ مکرمہ پر قبضہ ہوااورخون کی ندیاں بہائیں۔بقول حسنی(بی۔اے)انہیں اصرارتھا کہ اگر مکہ کے مشرکین کی جانیں بچ جائیں لیکن مقابرومزارات ضرورمنہدم کردیئے جائیں گےاورمساجدکی آرائش ضائع کردی جائے گی۔

گنبدِ خضراء پر فائرنگ

اگست ۱۹۲۵ء میں وہابیوں نے مدینہ منورہ کی طرف پیش قدمی کی اوراپنی اعتقادی روایات کے مطابق ادب واحترام سے خالی وحشیانہ روش میں گنبدخضراء کے قدسی آداب کا بھی پاس ولحاظ نہ رکھااورگنبدخضراء پربھی فائرنگ کی چنانچہ حسنی(بی۔اے)تاریخ ابنِ سعود میں رقمطراز ہے کہ مسلمانوں میں پھرغیض وغضب برپا ہوامسلمان حکومتوں کی طرف سے احتجاج ہوئے فرداًفرداً مسلمان بھی روضۂ اقدس کے تحفظ کے لئے کوشش کرتے رہے۔ایرانی حکومت نے ایک وفدتحقیق حالات کی غرض سے بھیجا۔۱۹۲۵ء کے آخرمیں اس وفدنے بیان شائع کیا کہ واقعی گنبدخضراء پر پانچ گولیاں لگی ہیں۔(صفحہ۱۵۷)

سازشوں،ستم کاریوں کے بعدسعودکی یہ کوشش تھی کہ وہ گنبدخضراءکوبھی مسمارکردے اس کا اشارہ حضرت فضلِ رسول بدایونی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب تصنیف الجبار میں کیا ہے۔

ان لوگوں نے گنبدخضراءشریف کوگرادینے کاارادہ بھی کرلیا تھا مگر قدرت نے اس کی حفاظت فرمائی اوران کے شروفساد سے محفوظ رکھا یہ حلقے ابھی تک اس امر پر مطمئن نہیں ہوسکے کہ گنبدخضراءاپنی جگہ پرجوں کاتوں قائم رہے۔

گنبد خضراء کوگرانے کی نجدی تاویلیں

سعودی سعدالحصین تجویز

(الف)اکبر هذه البدعة و الفتن اقدمها :ادخال قبر النبی ﷺ وقبری صاحبه رضی الله عنهما داخل المسجد النبوی۔(ہفت روزہ الدعوۃ۹،شعبان ۱۳۹۸ھ ریاض سعودی عرب)

ان میں سب سے بڑی اور پرانی بدعت اورفتنہ نبی ﷺ اوران کے دونوں اصحاب (حضرتِ ابوبکرصدیق وعمرفاروق) رضی اللہ عنہما کی قبروں کومسجدنبوی کے اندرداخل کرنا ہے۔

(ب)و اذا قیل رائی فی ان هذا منکر :فان الفرضة ستقدم نفها لتغییره قریبا عند بدع التوسعة الغربیة حیث یمکن الاستغناء عن الجزء الشرقی المسجد بطوله و اعادة حدودالمسجد الشرقیة علی ما کانت علیه زمن النبی ﷺ وز من خلفاء الراشدین، وازالة اواخفاء القبة والنقوش والستراستجابة لار صاحب القبر والحجرات ﷺ تبسویةالقبور المشرفة والنهیعن تجصیصها والبناء علیهما(ص۶ الدعوۃ ازسعدالحصین)

(ب) اور جب میری رائے مان لی جائے گی کہ یہ ایک منکر ہے تو مسجد نبوی کے مغربی حصہ کی توسیع کے وقت جلد ہی اس میں تبدیلی کا موقع مل جائے گا اور مسجد نبوی کے پورے مشرقی حصے سے بے نیازی ہوجائے گی نبی ﷺ اور ان کے خلفاء راشدین کے زمانے میں جس طرح مسجد نبوی کے مشرقی حدود تھے انہیں اسی طرح کرنا، گنبد خضراء اور نقوش و چادر کو پوشیدہ کرنا یا ہٹا دینا بھی ممکن ہوگا۔

(ج) امامجرد المثی علی خطی من قبلنا فلیس من شرع اللہ فی شیء (ص۸، الدعوۃ)

(ج) محض اپنے اگلوں کے نقش قدم پر چلنا خدا کا کوئی قانون نہیں۔

تبصرہ اُویسی

نجد یوکلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

گنبد خضراء کو مٹانے کیلئے مضمون نویس نے کئی دلیلیں دی ہیں سب سے بڑی دلیل یہ دی کہ گنبد خضراء بدعت ہے یہ وہابیوں، نجدیوں کا پرانا حربہ ہے اور سخت غلط بلکہ گمراہی ہے بالخصوص گنبد خضراء کے لئے بدعت کا اطلاق سراسر حماقت ہے اس لئے کہ اگر سرورِ کائنات ﷺ اور حضرتِ ابوبکر صدیق وعمر فاروق رضی اللہ عنہما کی مزارات مقدسہ اور ان پر گنبد کی تعمیر کو بدعت اور فتنہ تسلیم کرلیا جائے تو خلفاءِ راشدین وعہد صحابۂ کرام وتابعین وتبع تابعین وآئمہ مجتہدین و جملہ مفسرین ومحدثین فقہاء ومتکلمین ومفکرین ومدبرین، اولیاء ومشائخ عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین غرضیکہ پورے سرمایۂ ملت کو معاذ اللہ ایسی عظیم بدعت کا مرتکب وحمایتی ماننا پڑے گا جس نے تقریباً چودہ سو سال سے عالم اسلام کے ایک ایک صاحب ایمان کو اپنے عشق ومحبت کا گرویدہ وشیدا بنا رکھا ہے اور ہر وہ دل جس میں ذرّہ برابر بھی ایمان کی رمق موجود ہے وہ اسے اپنی تمناؤں اور آرزوؤں کا مرکز ومحور تصور کرتا ہے پوری امت کا اجماع ہے کہ گنبد خضراء کی تعمیر نہ صرف جائز ہے بلکہ بنظرِ عقیدت واحترام اس کی طرف دیکھنا بہت بڑی سعادت نیک بختی کی دلیل ہے اور فرمانِ رسول ﷺ خود اس بات پر شاہدِ عادل ہے۔

لا یجتمع امتی علی ضلالۃ میری اُمت کسی فتنہ وگمراہی پر اتفاق نہیں کرسکتی۔

فائدہ:۔ اس سے ثابت ہوا کہ روضۂ رسول ﷺ بدعت نہیں جو اسے بدعت کہے وہ گمراہ اور پرلے درجے کا احمق ہے۔

اہل علم کو معلوم ہے کہ یہ لوگ بدعت کے فتوے لگانے میں عجلت باز ہیں اسی لئے انکی یہ دلیل ہر لحاظ سے ناقابلِ قبول ہے۔ یہ اور واضح بات ہے کہ روضۂ اقدس اسلاف کا عمل ہے اسلافِ کرام کی اتباع اور ان کے نقشِ قدم پر چلنا یہ ایسا اجماعی مسئلہ ہے جس میں کسی اختلاف کی گنجائش ہی نہیں ''عوام'' اور ''جاہلوں'' کی بات نہیں کہ انہیں خرافات کہہ کر ٹال دیا جائے ''خواص'' کے ہاتھوں یہ کام انجام پایا ہے سلاطین وامراء اور عثمانی خلفاء نے جالی اور گنبد کی تعمیر کرائی گو وہ خود بھی احکامِ شرع سے واقف ہوا کرتے تھے یا لاعلمی کی صورت میں علماء وفقہاء سے مسائل پوچھ لیا کرتے تھے اسے بھی تسلیم نہ کرلیا جائے تو پھر یہ ماننا پڑے گا کہ سات، آٹھ صدیوں تک علماء اور فقہائے اُمت نے غیرت و حمیت اسلامی کو بالائے طاق رکھ کر سلاطین وامراء کی رضامندی کو سب پر ترجیح دی حالانکہ علمائے اسلام نے ''اعلاء کلمۃ الحق'' کی راہ میں بڑے بڑے جابر حکمرانوں کی بھی ذرّہ برابر پرواہ نہ کی لہٰذا اس طویل سلسلہ خیر وبرکت کو بدعت اور باطل ٹھہرانا جمہور اُمت مسلمہ سے اختلاف اور صراطِ مستقیم سے انحراف بلکہ الحاد ہے اور یہ الحاد نجدیوں وہابیوں کی عین مراد ہے اور وہ اپنی اس گندی عادت پر مجبور ہیں اسی

لئے بس ہم یہی کہہ سکتے ہیں

نجدیو کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

شرارت جاری ھے

نجدیوں کو گنبد خضراء کو گرانے کا خبط جاری ہے چند سال خاموش رہ کر پھر وہی راگ الاپ رہے ہیں یہ نجدی ٹولہ وہی ہے جن کی گستاخیوں ،شرارتوں کی نشاندہی حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے صدیوں پہلے فرمادی تھی بطور نمونہ عرض ہے۔

نجد سے فتنے وزلزلے ہونگے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے اللہ شام اور یمن میں برکت عطا فرما۔نجد کے لوگوں نے کہا اور ہمارے نجد کے لیے (دعائے برکت فرمایئے) فرمایا اے اللہ شام اور یمن میں برکت نازل فرما انہوں نے دوبارہ کہا اور ہمارے نجد کے لیے۔راوی (ابن عمر رضی اللہ عنہما) کا خیال ہے کہ تیسری مرتبہ فرمایا" هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالفِتَنُ، وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ " وہاں پر زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہیں سے شیطان کی سینگ نکلے گی۔(بخاری شریف جلد ۲،اصح المطابع دہلی)

شارحین الحدیث کی تحقیق

اس کے بعد علامہ بدرالدین عینی لکھتے ہیں

واشار بقوله هناك الى نجد ونجد من المشرق (ج ۲۴،عمدۃ القاری شرح بخاری)

یعنی هناك سے سرکار دوعالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مراد نجد ہے جو مشرق میں ہے۔

☆ حضرت سالم نے اپنے والد سے رویت کی کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے منبر کے پہلو میں کھڑے ہوکر ارشاد فرمایا، فتنہ یہاں سے اُٹھے گا۔فتنہ یہاں سے اُٹھے گا جہاں سے شیطان کی سینگ نکلے گی۔ (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، ج ۲۴،مطبوعہ مصر)

☆ اس کی شرح کرتے ہوئے علامہ بدرالدین عینی المتوفی ۸۵۵ھ فرماتے ہیں کہ مخبر صادق ﷺ نے اشارہ مشرق ہی کی طرف کیا جہاں کے لوگ ان دنوں کافر تھے سرکارِ دوعالم ﷺ نے خبر دی کہ فتنہ اسی طرف سے اُٹھے گا اور ایسا ہی ہوا جنگِ جمل و جنگِ صفین اور خارجیوں کا ظہور سمتِ مشرق کے علاقے نجد وعراق اور اس کے پاس پڑوس ہی میں ہوا اور فتنہ کبریٰ جو زبردست آپس کے انتشار اور خون ریزی کا سبب ہوا یعنی واقعہ شہادت حضرت عفان رضی اللہ عنہ بھی وہیں پیش آیا جس سے نبی کریم ﷺ تحذیر فرماتے تھے اور اس کے پیش آنے سے پہلے ہی جانتے تھے جو علامتِ نبوت سے ہیں۔(عمدۃ القاری جلد ۲۴)

حدیثِ شام ویمن لکھنے کے بعد علامہ بدرالدین عینی رحمتہ اللہ علیہ نے یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ فتنے مشرق سے پیدا ہونگے اور اس علاقہ سے یا جوج ماجوج ودجال کا بھی خروج ہوگا کعب نے کہا کہ وہاں لاعلاج مرض ہیں اور وہ ہلاکت فی الدین ہے۔

ابن عبد الوہاب نجدی کی جائے پیدائش اور مرکز

نجد کا جغرافیہ بیان کرتے ہوئے مسعود عالم ندوی نے لکھا ہے کہ نجد کا جنوبی حصہ جو العارض کہلاتا ہے اس کا مشہور شہر ریاض ہے جو آجکل

سعودی حکومت کا پایۂ تخت ہے۔عارض کو جبل یمامہ بھی کہتے ہیں اصل میں یہ ایک پہاڑی کا نام ہے اور اس کے گردونواح کی زمین وادی حنیفہ اور یمامہ کہلاتی ہے۔شیخ الاسلام (محمد بن عبدالوہاب نجدی) کی جائے پیدائش ''عیینۃ'' اور دعوت کا مرکز ''درعیہ'' دونوں اسی وادی میں واقع ہیں۔(یہ ندوی صاحب نجدی کا ایک مداح ہے)(صفحہ ۱۶، حاشیہ کتاب محمد بن عبدالوہاب از مسعود عالم ندوی)

مشہور محقق و فاضل محمد فرید وجدی نے اپنی انسائیکلوپیڈیا میں لکھا ہے کہ

وتخرج منها القرامطة و مسيلمة الكذاب والو هابيون وعاصمتها مدينة الرياض و سكانها قد ثلا ثين الفًا (المجلد العاشر دائرۃ معارف القرن العشر بن محمد فرید وجدی مطبع بیروت)

یعنی نجد سے قرامطہ، مسیلمۃ الکذاب اور وہابیوں کا خروج ہوا نجد کا پایۂ تخت ریاض ہے اس کے باشندے تقریباً تیس ہزار ہیں۔

المنجد میں ہے کہ

كانت نجد ا المهد الاوّل للدعوة الوهابية و فيها نشأالبيت۔السعودى و منها بسطو انفوذهم على الاحاء و الحجاز و عسير فانشأامير ها عبد العزيز بن محمد بن سعود الملكةالعربية السعودية ۱۹۳۲ء۔

(المنجد فی الاعلام طبع سابع بیروت)

نجد وہابی مشن کا گہوارۂ اوّل ہے سعودی خانوادہ یہیں سے بڑھا اور احساء حجاز، عسیر پر چھا گیا اور اس کے امیر عبدالعزیز بن (امیر درعیہ محمد بن) سعود نے ۱۹۳۲ء میں سعودی حکومت کی داغ بیل ڈالی۔

☆ خواجہ حسن نظامی نے لکھا ہے کہ نجد کے باشندے سالہا سال سے وہابی ہیں اور ان کے مورثِ اعلیٰ (محمد بن) عبدالوہاب نجدی کے نام سے پوری دنیا کے وہابی منسوب ہیں نجدیوں کے عقائد ہندوستانیوں میں سے پوشیدہ نہیں کیونکہ یہاں بھی بہت سے وہابی موجود ہیں اور دن بدن بڑھتے جا رہے ہیں۔

☆ یہ خواجہ مذہبی لحاظ سے ہرجائی تھے۔ (نادان وہابی، مطبوعہ دہلی، ربیع الاول ۱۳۴۴ھ ۱۹۲۵ء)

تبصرہ اُویسی غفرلہ:۔محمد بن عبدالوہاب نجد میں پیدا ہوا اور نجدیوں کی رسول اللہ ﷺ سے دشمنی اور اولیاء کرام سے بغض وعداوت مشہور ہے اور اس کے ورثاء پر دیگر گستاخیوں کے علاوہ گنبدِ اقدس کے گرانے کا بھوت تا حال سوار ہے۔

نجدیوں کی گنبد خضرا کو گرانے ناپاک سازش

گذشتہ سالِ دوران ۱۴۲۸ھ کے رمضان المبارک میں فقیر مسجد نبوی شریف میں افطار کے لیے بیٹھا تھا چند ساتھی ایک رسالہ لائے جواز اول تا آخر گستاخیوں سے پُر تھا۔

تعارفِ کتاب:۔زیارتِ مسجد مصطفیٰ ﷺ کتاب کا نام ہے اور اس پر ''ﷺ'' کا لکھنا جہالت کی دلیل ہے اس کا مصنف شاہد محمد شفیق ہے۔داعیہ مکتبہ دعوت وتوعیۃ الجالیات بالرس عربی اُردو میں ہے مدینہ طیبہ و دیگر مقامات پر مفت تقسیم کی گئی۔

سعودی حکومت کوگنبدخضراء گرانے کا مشورہ ؟توبہ توبہ

اس کے صفحہ ۱۴۸ پر ہے کہ اللہ تعالیٰ مملکتِ سعودی عرب کو توفیق دے اسے (گنبدخضراء) سنتِ صحابہ کے مطابق کردیں جیسا کہ بعض صحابہ میں قائم تھے یعنی گنبدخضراء زمین بوس کردیں اور مسجد نبوی شریف اور آپ ﷺ کی قبر کے درمیان فصل (فرق) کردیں۔(بلفظہٖ) کتاب فقیر کے پاس محفوظ ہے۔

نوٹ:۔اس کے علاوہ اس کتاب میں بے شمار گستاخیاں لکھیں جس کا لکھنا، پڑھنا ناقابل برداشت ہے۔

انجامِ بد

فقیر تو چاہتا ہوں کہ ان بدبخت نجدی مولویوں کو اجازت ملنی چاہئے تاکہ ان کے ارادۂ بد پر انہیں عمل کرنے سے پہلے ان کا ستیاناس ہو جائے گا اور اہلِ حق کا بول بالا ہو جائے گا جیسے اسی رسالہ میں چند اعدائے گنبدخضراء کے واقعات فقیر عرض کرچکا ہے۔اس پر مزید لکھنے کو تو جی چاہتا ہے لیکن موجودہ مسلمانوں کی بےحسّی دیکھ کر کچھ لکھنے کا دل گوارا نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیبِ لبیب ﷺ کے طفیل نجدیوں و دیگر اعدائے اسلام کے فتنوں اور شرارتوں سے ہم سب کو بچائے۔(آمین)

بجاہ حبیبہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ آلہ و اصحابہ اجمعین

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

۳ صفرالمظفر ۱۴۲۹ھ

اس مضمون کی ترتیب کی سعادت محمد فیاض احمد اویسی رضوی کے حصہ میں آئی